علامہ نیمویؒ اور آثار السنن......ایک تعارف

(وہ کتابیں اپنے آباء کی......اس عنوان کے تحت اسلام کے مصادر و مراجع میں سے کسی ایک کتاب کا تفصیلی تعارف پیش کیا جاتا ہے، اس بار مشہور کتاب ''آثار السنن'' کا تعارف نذر قارئین ہے)

مولانا علی احمد ضیاء

آثار السنن:......آثار السنن علامہ نیموی کی وہ شہرۂ آفاق تصنیف ہے جس نے علامہ نیموی کو شہرت دوام عطا کی، یہ کتاب اپنے زمانۂ تالیف سے لے کر آج تک مدارسِ عربیہ میں داخل نصاب رہی ہے۔

اس کتاب کی تصنیف کا سبب جیسا کہ ہم ماقبل میں ذکر کر چکے ہیں، مذہب حنفی کی تائید تھی اور علامہ موصوف نے اس موضوع پر خوب دادِ تحقیق وصول کی، اس کتاب کے شائع ہوتے ہی اہل علم نے اسے ہاتھوں ہاتھ لیا اور مصنف کی تعریف و تحسین فرمائی، ذیل میں ہم آثار السنن سے متعلق چند اہل علم کی آراء ذکر کرتے ہیں۔

(۱)......مصر کے نامور محقق جو وسعتِ نظر اور علمی تنقیدات میں اپنا ثانی نہیں رکھتے، شیخ علامہ زاہد الکوثری اپنے ایک مقالے میں احادیثِ احکام میں علماء ہند کی خدمات کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

> ''بعض علماء ہند نے خاص احادیث احکام میں بڑے انوکھے اور بدیع طرز و اسلوب میں تالیفات لکھی ہیں، وہ طرز یہ ہے کہ احادیثِ احکام کو ان کے مصادر سے خوب احاطہ کر کے ایک کتاب میں ابواب کے تحت جمع کیا جائے اور پھر ہر ایک حدیث پر جرحاً تعدیلاً اور توثیق و تضعیف کے اعتبار سے کلام کیا جائے۔
>
> یہ انہیں میں علامہ محدث مولانا ظہیر حسن نیموی رحمہ اللہ ہیں، جنہوں نے آثار السنن دو مختصر اجزاء میں تالیف کی اور اس میں طہارۃ صلوٰۃ سے متعلقہ احادیث فقہاء مذاہب کے اختلاف کے حوالے سے جمع کر دی ہیں اور ہر ایک حدیث پر محدثانہ طرز سے جرحاً و تعدیلاً کلام کیا ہے اور جتنی تصنیف ہے، انتہائی عمدہ تصنیف ہے، وہ چاہتے تھے کہ اسی طرز پر ابواب فقہ کے اواخر تک تحریر کریں، مگر موت ان کی اس خواہش کے درمیان حائل ہوگئی، اللہ ان پر رحم کرے۔ یہ کتاب ہندوستان سے چھپی ہے، مگر اہل علم نے اس کو شائع ہوتے ہی ہاتھوں ہاتھ لیا، اب اس کے کسی نسخے کا حاصل کرنا بہت مشکل ہے، مگر یہ کہ اس کی دوبارہ

طباعت ہو جائے۔" (مقالات کوثری ص ۶۸ ط: وحیدی کتب خانہ پشاور)

(۲)......علامہ انور شاہ کشمیریؒ مؤلف کی مدح میں لکھے گئے قصیدے میں آثار السنن کی تعریف میں یوں رطب اللسان ہیں:

سداہ حدیث والفقاهة لحمته | نسیج علی وحد بابدع منوال
وتعلیقه مثل الطراز المذهب | معانیه أعلام باتقان اعمال

(ملاحظہ ہو، اواخر طبع عظیم آباد، یہ قصیدہ مروجہ مطبوعات سے حذف کر دیا گیا ہے)

یعنی "اس کتاب کا تانا حدیث اور بانا فقاہت ہے۔ جیسے عمدگی کے ساتھ انوکھے طرز پر بنایا گیا ہے اور اس کا حاشیہ سونے کے جڑاؤ کی طرح ہے، جس کا نقش ونگار معانی سے ہے اور نہایت پختگی سے اسے ثبت کیا گیا ہے۔"

آثار السنن کو طباعت کے فوراً بعد اہل علم کے یہاں جس قدر پذیرائی حاصل ہوئی، اس کا تذکرہ علامہ نیموی نے طبع عظیم آباد کے آخر میں شکریہ کے عنوان سے حسب ذیل کیا ہے:

"خدائے پاک کا ہزار شکر ہے کہ جب آثار السنن کا پہلا حصہ شائع ہوا اور اہل علم کی نظر سے گزرا تو اکثر علماء نامدار نے نہایت تعریف وتوصیف کے خطوط لکھ کر مؤلف کی ہمت بڑھائی بلکہ بہت سے اہل علم نے یہ لکھا کہ اگر یہ کتاب آخر ابواب الصلوٰۃ تک چھپ جائے تو مدارس میں داخل درس کر دی جائے، پھر دوسرے حصے کے اشتیاق میں برابر خطوط آتے رہے۔"

اور خود علامہ نیموی نے اپنی اس کتاب کا تذکرہ عمدۃ العناقید میں درج ذیل الفاظ سے کیا ہے:

"هو من احسن تالیفاتی فی الحدیث وعمدة الکتب فی هذا الفن "یعنی یہ کتاب میری تمام تالیفات میں سے بہترین ہے اور اس فن میں لکھی گئی کتابوں میں ایک عمدہ کتاب ہے۔

آثار السنن میں مؤلف کا طرز واسلوب:......مصنف رحمہ اللہ نے خود آثار السنن اور التعلیق الحسن کی ابتداء میں اپنے اسلوب پر مختصراً روشنی ڈالی ہے جس کا خلاصہ حسب ذیل ہے:

(۱)......احادیث کے اس مجموعے کا میں نے صحاح، سنن، معاجم اور اسانید سے انتخاب کیا ہے اور صاحب کتاب کا حوالہ بھی ساتھ ہی ذکر کرنے کا اہتمام کیا ہے۔

(۲)......اسانید کو ذکر کرنے کی اختصار کے پیش نظر ضرورت نہیں سمجھی، البتہ جو روایت صحیحین میں نہیں، اس کا حکم میں نے ساتھ ہی بیان کر دیا ہے۔

(۳)......ایک سے زائد حوالوں کی صورت میں عام طور پر علامات ذکر کرنے پر اکتفا کروں گا۔ علامات کی تفصیل درج ذیل ہے:

(ا)............ الشیخان ....بخاری و مسلم کے لئے

(ب)............ الثلاثہ ....ابوداؤد، نسائی اور ترمذی کے لئے

(ج)............ الاربعہ............ابوداؤد، نسائی، ترمذی اور ابن ماجہ کے لئے

(د)............ الخمسۃ ....ابوداؤد، نسائی، ترمذی، ابن ماجہ اور مسند احمد کے لئے

(ہ)............ الستہ ....بخاری، مسلم، ابوداؤد، نسائی، ترمذی، ابن ماجہ اور مسند احمد کے لئے

(و)............ الجماعۃ ....اصحاب کتب مسند اور مسند احمد کے لئے

(۴)......شیخین کے ساتھ اکثر میں دیگر کتب کا حوالہ ذکر نہیں کروں گا۔

(۵)......بسا اوقات میں بعض کتب حدیث کا حوالہ دے کر وآخرون کہہ دوں گا تو اس سے مراد الجماعہ یا اس کے علاوہ امام مالک، امام شافعی، دارمی، ابن حبان، طحاوی، طبرانی، دار قطنی، حاکم، بیہقی وغیرہ جیسے وہ حضرات ہوں گے، جنہوں نے اپنی کتب میں احادیث کو بالسند ذکر کیا ہے۔

(۶)......جب ایک سے زائد کتب کے نام حوالے سے ذکر کروں گا تو حدیث کے الفاظ پہلے نمبر پر ذکر کردہ کتاب سے ماخوذ ہوں گے اور صحت کا حکم لگانے میں بھی یہی طریقہ کار ملحوظ ہوگا۔

(۷)......لیکن اگر میں علامت پر اکتفاء کروں، مثلاً الجماعہ، الستہ یا الشیخان یا کوئی اور علامت ذکر کروں تو الفاظِ حدیث انہی میں سے کسی ایک کے ہوں گے اور صحت حدیث کا حکم تمام کتب کی مجموعی اسانید یا بعض کی اسانید کی بناء پر ہوگا، لیکن اگر حدیث پر ضعف کا حکم لگاؤں گا تو ذکر کردہ تمام حوالہ جات میں مذکور اسانید کی بناء پر ضعف کا حکم ہوگا۔ (آثار السنن مع التعلیق الحسن ص ۷، ۸)

یہ تو تخریج اور حکم لگائے گئے طریق کی تعیین کے بارے میں خود مصنف کا بیان کردہ اسلوب ہے، اس کے علاوہ جو اسالیب کتاب کو دیکھ کر راقم کے سامنے آئے، وہ درج ذیل ہیں:

(۸)......احادیث کو ذکر کرنے میں مصنف کا اسلوب یہ ہے کہ پہلے خصم کے دلائل ذکر کرتے ہیں، پھر آخر میں حنفیہ کے دلائل ذکر کرتے ہیں مثلاً:

ابواب صلوٰۃ الکسوف میں پہلے باب قائم کیا: "باب صلوٰۃ الکسوف بخمس رکوعات" پھر "باب کل رکعۃ باربع رکوعات" پھر "باب ثلاث رکوعات فی کل رکعۃ" پھر "باب کل رکعۃ برکوعین" اور آخر میں "باب کل رکعۃ برکوع واحد" اس طرح رفع الیدین کے ابواب میں ترتیب یوں قائم کی: پہلے رکوع میں رفع یدین پر مواظبت کا باب قائم کیا، پھر رفع الیدین عند القیام من الرکعتین پھر رفع الیدین للسجود اور آخر میں حنفیہ کے مذہب کے مطابق افتتاح کے علاوہ عدم رفع کا باب قائم کیا۔

اور اگر روایات کم ہوں تو ایک ہی باب کے تحت اولاً خصم کے دلائل، ثانیاً احناف کے دلائل ذکر کرتے ہیں اور

احادیث کی ترتیب کہ قاری خود بخود نسخ یا تطبیق کی صورت قائم کر لیتا ہے ملاحظہ ہو باب سور الھرۃ و سور الکلب۔

(۹)......مصنف عام طور پر خصم کی پیش کردہ احادیث پر سنداً کلام کرتے ہیں، جن احادیث کی سند صحیح ہو، ان کا جواب دینے سے تعرض نہیں کرتے۔

(۱۰)......مصنف نے بیان مذاہب کا التزام فرمایا۔

(۱۱)......آثار السنن میں مصنف خصم کے یا اپنے جمیع دلائل کا استقصاء نہیں کرتے، بقدر ضرورت احادیث ذکر کرتے ہیں اور پھر بقیہ روایات کا اجمالی حکم متن میں بیان کر کے ان روایات کو مالہ وماعلیہ کے ساتھ حاشیہ میں ذکر کرتے ہیں۔ دیکھئے ص ۷۵، ۹۰، ۹۸، ۵۳، ۱۵۳، ۱۹۲، ۲۱۰۔

(۱۲)......مولف رحمہ اللہ احتیاط کے پیش نظر احادیث کا حکم متقدمین علماء جرح و تعدیل مثلاً امام بخاری، امام ترمذی، ابن خزیمہ، دار قطنی، بیہقی، ابن القطان، منذری، حافظ ابن حجر وغیرہ سے نقل کرتے ہیں، ملاحظہ ہو: حدیث نمبر: ۸، ۱۲، ۱۴، ۱۵، ۳۴، ۴۲، ۴۸ وغیرہ۔ الا یہ کہ اگر متقدمین کے حکم سے مولف کو اختلاف ہو تو خود حدیث پر حکم لگا کر وجہ اختلاف التعلیق الحسن میں ذکر فرمادیتے ہیں، ملاحظہ ہو: حدیث نمبر: ۶، ۲۵، ۳۴، ۴۷ وغیرہ۔

اسی طرح اگر متقدمین میں سے کسی کا حکم سامنے نہ آئے تو خود اس حدیث پر حکم لگاتے ہیں، ملاحظہ ہو حدیث نمبر: ۷، ۹، ۱۰، ۱۱، ۱۳، ۱۶، ۲۰، ۲۱، ۲۶۔

(۱۴)......آثار السنن کے اندر مصنف نے اختصار کو پیش نظر رکھا ہے، عام طور پر حکم حدیث صرف اس قدر ذکر کرنے پر اکتفا کرتے ہیں کہ فی اسنادہ نظر، وھو حدیث معلول، فی سند اضطراب، پھر حاشیے میں علل واضطراب وغیرہ کی خوب وضاحت فرماتے ہیں، البتہ اختصاراً کبھی کبھار قال النیموی کہہ کر متن میں ہی تطبیق، استنباط مسئلہ یا مختصر اعلل کی طرف اشارہ کردیتے ہیں۔ ملاحظہ ہو حدیث نمبر: ۶۱، ۱۲۴، ۱۹۵، ۱۹۹، ۳۵۳، ۳۸۰، ۳۸۱۔

علامہ نیموی کے اسلوب پر ایک اعتراض اور اس کا جواب:......علامہ نیموی کے اسلوب پر بعض غیر مقلدین نے اعتراض کیا کہ علامہ اپنے مقابل کی احادیث میں تو ادنیٰ ادنیٰ امور پر جرح کرتے ہیں، یہاں تک کہ صحیحین کی احادیث پر بھی جرح کردیتے ہیں، مگر اپنی ذکر کردہ احادیث میں چشم پوشی سے کام لیتے ہیں۔

اس اعتراض کا جواب علامہ ظفر احمد تھانوی رحمہ اللہ نے اعلاء السنن میں دیا ہے، جس کا حاصل یہ ہے کہ:

''علامہ نیموی نے خصم پر کبھی بھی غیر موثر جرح نہیں کی، بلکہ ہمیشہ ایسی جرح کرتے ہیں جو ان سے پہلے ائمہ حدیث کر چکے ہیں اور یہ سب الزام خصم کے لئے ہوتا ہے، اس لئے کہ خصم کے نزدیک ائمہ حدیث کے اقوال حجت ہیں۔ اس کے برعکس اپنے استدلال میں وہ حنفیہ کے اصول حدیث کے مطابق کلام کرتے ہیں اور اگر کوئی شخص خصم کو اس کے اصولوں کے مطابق الزام دیا کرے اور خود اپنے مذہب کو اپنے اصولوں کے

مطابق ثابت کرے تو اسے ملامت نہیں کی جاسکتی، اگر معترضین الجوہر النقی اور بیہقی کا مطالعہ کرتے اور بیہقی کی جلالتِ شان اور بلندی مرتبہ کے باوجود اس کے طریقۂ جرح کو ملاحظہ کرتے تو نیموی کو چھوڑ کر اپنے اور بیہقی پر رونے بیٹھ جاتے۔" (اعلاء السنن ۵/۱۷۹ ط: دار الفکر بیروت ص: ۱۴۲۱ھ)

علامہ ظفر احمد تھانوی نے علامہ عینی، ابن الترکمانی اور نیموی کی اتباع میں بعض اسالیب جرح اختیار کرنے کی قواعد فی علوم الحدیث میں تصریح کی ہے۔ (ص ۳۴۷: ط: ادارۃ القرآن کراچی)

علامہ عینی اور ابن الترکمانی کی صف میں علامہ نیموی کا تذکرہ علامہ نیموی کی اہمیت اور ان کے اسلوب جرح کی مقبولیت پر دلالت کرتا ہے۔

آثار السنن کی خصوصیات

قوتِ دلیل: ...... علامہ نیموی کے کلام میں ایک محدث کی سی بیدار مغزی، ایک نقاد امامِ جرح وتعدیل کی سی گرفت اور ایک مورخ کی سی وسعتِ نظر پائی جاتی ہے، جب کسی دلیل پر جرح کرتے ہیں تو خصم کے لئے مجالِ دم زدن نہیں چھوڑتے، اپنے موقف پر شواہد اور ائمہ جرح وتعدیل کے اقوال کے انبار لگادیتے ہیں اور خصم کی دلیل سے ایسی ایسی علل ائمہ کے اقوال کی روشنی میں پیش کرتے ہیں کہ انسان حیران رہ جاتا ہے اور آپ کی قوتِ دلیل کی داد دیئے بغیر نہیں رہ سکتا۔

علامہ نیموی کی بعض تحقیقات ایسی ہیں کہ بعد میں آنے والے نامور محققین نے ان کو اپنی کتابوں کے اندر اختیار کیا ہے، ذیل میں ہم ایسی چند مثالیں پیش کرتے ہیں:

(۱) ...... وضع الیدین علی الصدر کے سلسلے میں شوافع کی دلیل مسند احمد میں حضرت قبیصہؓ کی حدیث ہے جس میں راوی نے دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ کے گٹے پر رکھ کر فرمایا: ......"یضع هذه علی صدره"

مفتی تقی عثمانی صاحب مدظلہ فرماتے ہیں: ......

"اس کا جواب یہ ہے کہ علامہ نیموی نے آثار السنن (ص ۷۵) میں مضبوط دلائل سے ثابت کیا ہے کہ اس روایت میں تصحیف ہوئی ہے اور یہ اصل یضع هذه علی هذه میں تھا، کسی نے غلطی سے اس کو یضع هذه علی صدره بنادیا۔" (درس ترمذی ۲/۲۲)

اس حدیث پر جس محقق نے بھی کلام کیا اس نے علامہ کے جواب کو ضرور ذکر کیا، ملاحظہ ہو:

بذل المجهود: ۲/۲۵ (طبع مکتبه امدادیه ملتان)......اعلاء السنن: ۲/۶۸۵......معارف السنن ۳/۴۴۰

(۲) ...... جمعہ سے متعلق احناف کا مسلک یہ ہے کہ دیہات میں جمعہ جائز نہیں، اس باب میں شوافع "جواثا" مقام پر جمعہ پڑھنے سے استدلال کر کے گاؤں میں جمعہ پڑھنے کو جائز قرار دیتے ہیں۔ علامہ نیموی نے ثابت کیا ہے کہ "جواثا" کو گاؤں قرار دے کر اس سے گاؤں میں جمعہ کے جواز پر استدلال کرنا درست نہیں، اس لئے کہ جواثا شہر تھا، مفتی تقی عثمانی

صاحب مدظلہ فرماتے ہیں:

"علامہ نیموی نے آثار السنن میں متعدد اصحاب سیر کے حوالے سے ثابت کیا ہے کہ یہ شہر زمانۂ جاہلیت ہی سے تجارت کا بڑا مرکز اور منڈی تھا اور جاہلیت کے شعراء نے بھی اپنے اشعار میں اس کا اسی حیثیت سے تذکرہ کیا ہے۔" (درس ترمذی: ۲/۲۶۸)

علامہ نیموی کی اس تحقیق کا ذکر درج ذیل کتب میں بھی موجود ہے:

بذل المجهود: ۲/۱۷۰ ......اعلاء السنن: ۵/۲۲۷۶، ۲۲۷۷ ......اوجز المسالك: ۱/۳۵۳

(۳)......کلام فی الصلوٰۃ کے باب میں حنفیہ وشافعیہ کے یہاں حدیث ذوالیدین کے اندر یہ اختلاف پایا جاتا ہے کہ آیا ذوالیدین اور ذوالشمالین ایک ہی شخصیت کے لقب ہیں یا یہ دو الگ الگ اشخاص ہیں، شافعیہ ان دونوں کے الگ الگ ہونے پر زور دیتے ہیں جبکہ حنفیہ ایک ہونا ثابت کرتے ہیں، علامہ نیموی نے اس مقام پر خوب تحقیق ذکر کی ہے اور بہت قوی دلائل سے ان کا ایک ہونا ثابت کیا ہے۔ (آثار السنن ص ۱۴۴ تا ۱۵۶)

محدث العصر علامہ بنوریؒ فرماتے ہیں:......"وقد استوفی ادلة الفريقين الشيخ ظهير أحسن النيموی فی آثار السنن" "اور شیخ ظہیر احسن نیموی نے آثار السنن میں فریقین کے دلائل کو خوب جمع کیا ہے" ......اور پھر آگے علامہ نیموی کی تحقیق کا خلاصہ ذکر فرمایا ہے: دیکھئے معارف السنن: ۳/۵۲۲

علامہ ظفر احمد تھانویؒ نے بھی علامہ نیموی کی تحقیق سے استفادہ کیا ہے اور ساتھ ہی فرمایا: لله در مولفه ما أوسع نظره وأدق فكره (اعلاء السنن: ٤/١٥٢٣)

فتح الملہم میں علامہ عثمانیؒ نے آثار السنن سے طویل اقتباس لیا ہے جو تیرہ صفحات پر مشتمل ہے، ملاحظہ ہو (۴/۶۱ تا ۷۴)

حضرت مولانا خلیل احمد سہارنپوریؒ فرماتے ہیں: "وقد أتى الشيخ العلامة النيموى فى هذه المسئله بكلام مشبع حسن نورده ههنا ملخصًا" (بذل المجهود: ۲/۱۳۸) یعنی "شیخ علامہ نیموی نے اس مسئلہ میں بہت وسیع وطویل اور اچھا کلام کیا ہے، جس کا خلاصہ ہم یہاں ذکر کرتے ہیں۔" (مزید دیکھئے اوجز المسالک: ۱/۳۸۴)

وسعتِ نظر:......علامہ نیموی بہت وسیع النظر عالم تھے، آپ کی یہ خوبی آثار السنن میں جا بجا نظر آتی ہے، علامہ کو بہت ساری نادر اور نایاب کتابیں دستیاب تھیں، آپ نے اپنی کتابوں کو ایسے بے شمار حوالوں سے مزین کیا ہے، جن تک بہت کم لوگوں کی رسائی ہوتی ہے۔

ماقبل میں، ہم علامہ ظفر احمد تھانوی کا علامہ نیموی کی وسعتِ نظر کے بارے میں اعتراف "لله دره ما اوسع نظره" ذکر کر آئے ہیں۔ آپ کی اسی وسعتِ نظر کی وجہ سے بڑے بڑے محققین نادر اور نایاب کتابوں کے اقتباسات آپ کی

کتابوں کے حوالے سے نقل کرتے ہیں۔

علامہ ظفر احمد تھانویؒ نے اعلاء السنن ج احدیث نمبر ۱۷، ۳۱۹، ۲۵۲، ۸۱۵، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۲۳ وغیرہ...... علامہ انور شاہ کشمیریؒ نے نیل الفرقدین ص ۳۷، فصل الخطاب ص ۴۳ وغیرہ...... مولانا خلیل احمد سہارنپوریؒ نے بذل المجہود ج ۲ ص ۲، ۷، ۱۰، ۲۳، ۲۴، ۲۶ وغیرہ...... علامہ شبیر احمد عثمانیؒ نے فتح الملہم ج ۳ ص ۳۱۳، ۳۵۶، ۴۵۷ وغیرہ...... علامہ بنوریؒ نے معارف السنن ج ۲، ص ۱۴۶، ۴۰۱، ۴۴۱، ۴۴۱...... شیخ الحدیث مولانا زکریاؒ نے اوجز المسالک ج ۱ ص ۱۸۷، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۹۹ وغیرہ میں آثار السنن سے اقتباسات نقل کئے ہیں اور یہ وہ حوالے ہیں جو ہمیں سرسری نظر سے میسر آ گئے۔

مطبوعہ کتب سے قطع نظر علامہ نیموی لائبریریوں میں رکھے گئے قلمی نسخوں پر بھی نظر رکھتے تھے۔ چنانچہ مولانا بدر عالم میرٹھی نے فیض الباری کے حاشیے میں علامہ نیموی کی کتاب ''درّۃ الغرّۃ'' کے حوالے سے لکھا ہے کہ علامہ کا کہنا ہے کہ وائل بن حجرؓ کی حدیث میں تحت السرّۃ کے الفاظ اگرچہ ابن ابی شیبہ کے مطبوعہ نسخوں میں نہیں، مگر مدینہ طیبہ میں قبہ محمودیہ کے اندر موجود قلمی نسخے میں ہیں۔ (۲/۲۶۷ ط: مکتبہ رشیدیہ، کوئٹہ)

اسی طرح ترک رفع یدین کی بحث میں علامہ موصوف نے ایشیاٹک سوسائٹی کلکتہ میں موجود نصب الرایہ کے قلمی نسخے کا حوالہ دیا ہے۔ (آثار السنن مع التعلیق ص: ۱۱۳)

اور خود مولف کے کتب خانے میں بھی بعض قلمی نسخے موجود تھے، چنانچہ جمعہ فی القریٰ کی بحث میں بیہقی کی ''معرفۃ السنن والآثار'' کے ایک قدیم قلمی نسخے کے اپنے پاس ہونے کا تذکرہ کیا ہے۔ (تعلیق التعلیق: ص: ۲۳۷)

آثار السنن میں جرح وتعدیل کے مباحث اور ان کی اہمیت:...... علامہ نیموی نے احادیث اور رواۃ حدیث پر جرحاً تعدیلاً جو کلام فرمایا ہے، موصوف کے اس کلام کو زمرۂ محققین میں خوب پذیرائی حاصل ہوئی ہے، چنانچہ ان کے بعد والے علماء محققین اپنی کتابوں میں رواۃ اور احادیث پر صحت وضعف سے متعلق علامہ کے حکم پر اعتماد کرتے ہیں اور بحیثیت ایک امام محدث، ناقد کے ان کا رواۃ وحدیث پر کلام اپنی تحقیقات میں نقل کرتے ہیں، ملاحظہ ہو:

اعلاء السنن ج احدیث نمبر: ۱۹، ۹۰، ۹۳، ۱۱۱، ۱۳۰، ۲۵۰ وغیرہ...... بذل المجہود ج ۲ ص: ۲، ۵، ۲۳، ۲۴، ۲۵ وغیرہ...... فتح الملہم ج ۳ ص: ۳۶۰، ۳۷۵، ۴۱۱ وغیرہ...... معارف السنن ج ۲، ص ۴۱۰، ۴۴۰، ۴۴۴ وغیرہ...... اوجز المسالک ج ۱ ص: ۱۹۹، ۲۱۱، ۲۵۲، ۲۹۶ وغیرہ۔

ائمہ وحفاظ پر گرفت:...... علامہ نیموی کو جو وسعتِ نظر، علمی گہرائی اور گیرائی حاصل ہے، اس بناء پر وہ متقدمین حفاظ سے صادر ہونے والی خطاؤں پر گرفت کرتے رہتے ہیں۔

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ تیقظ اور بیدار مغزی کا استعارہ ہیں، مگر غلطی سے کون بچا ہے؟ علامہ نیموی نے نجاستِ دم حیض کے باب میں بحوالہ شیخین حضرت اسماء رضی اللہ عنہ کی حدیث روایت کی کہ انہوں نے فرمایا: ''ایک عورت حضور صلی اللہ

علیہ وسلم کی خدمت میں آئی اور اس نے حیض کے خون کے بارے میں سوال کیا۔"

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سائلہ حضرت اسماء کے علاوہ دوسری خاتون تھیں جبکہ امام شافعیؒ نے بواسطہ سفیان بن عیینہ یہی حدیث روایت کی ہے کہ خود حضرت اسماء نے سوال کیا۔

علامہ نووی نے امام شافعیؒ کی اس حدیث کو ضعیف قرار دیا ہے، حافظ ابن حجرؒ علامہ نوویؒ پر برہم ہوئے کہ انہوں نے امام شافعی کی اس روایت کو ضعیف قرار دے کر خطاء کی ہے، حالانکہ یہ روایت غایت درجہ صحیح ہے، حافظ صاحب نے "التلخیص الحبیر" اور "فتح الباری" دونوں میں علامہ نووی پر برہمی کا اظہار کیا ہے اور کہا ہے کہ اس حدیث میں ضعف کی کوئی علت موجود نہیں۔ علامہ نیموی نے "التعلیق الحسن" میں حافظ صاحب پر گرفت فرمائی ہے کہ حافظ صاحب کو علامہ نووی پر یوں اظہار برہمی نہ کرنا چاہئے، کیونکہ اس حدیث میں علتِ قادحہ موجود ہے، وہ یہ کہ اس حدیث کو شیخین، اصحاب سنن اور مسانید نے امام مالک، یحیٰ بن سعید، یحیٰ بن عبداللہ، عمرو بن حارث اور وکیع جیسے ثقہ حضرات سے ہشام عن عروہ کے طریق سے نقل کیا ہے اور یہ سب حضرات کہتے ہیں کہ سائلہ حضرت اسماء کے علاوہ دوسری خاتون نہیں تھی۔ صرف سفیان بن عیینہ کہتے ہیں کہ خود اسماء سائلہ تھیں، تو اتنے ثقات کے مقابلے ابن عیینہ کا تفرد شاذ ہے اور حافظ صاحب کی یہ تاویل بھی نہیں چل سکتی کہ ان دونوں قسم کی روایتوں میں تعارض نہیں کیونکہ حضرت اسماء نے ایک موقع پر اپنا نام مبہم رکھا اور ایک موقع پر ظاہر کر دیا اس لئے:

(۱)......یہ تاویل خلاف ظاہر ہے۔

(۲)......ابوداؤد کی حدیث میں حضرت اسماء نے یہ صراحت کی ہے کہ میں نے ایک دوسری خاتون کو سوال کرتے سنا، تو حضرت اسماء کے سماع کی صراحت کر دینے کی صورت میں تاویل کا احتمال بالکل ختم ہو جاتا ہے۔

یہی وجہ ہے کہ امام بیہقی نے امام شافعی کی روایت میں خطا کا اقرار کیا ہے، لہٰذا ثابت ہوا کہ صحیح بات حافظ صاحب کے زعم کے خلاف ہے۔ (انتہی ملخصا) (التعلیق الحسن ص ۲۳)

اسی طرح علامہ نیموی نے حافظ عراقی، (التعلیق الحسن ص ۱۹۳)، ابن القیم (حوالہ بالا ص ۱۳۰) اور بیہقی (حوالہ بالا ص:۸۹) پر بھی گرفت فرمائی ہے۔

غیر مقلدین پر تنقید:......اسی طرح علامہ نیموی کہیں کہیں غیر مقلدین پر بھی تنقید فرماتے ہیں، مثلاً محدث احمد علی سہارنپوری نے بخاری کے حاشیے میں جمعہ فی القریٰ کی عدم اجازت میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کا اثر پیش کیا اور پھر ابن ہمام کا قول: "وکفی بعلیؓ قدوۃ" (حضرت علی کی راہنمائی کافی ہے) نقل کیا ہے۔ (۱۲۲/۱ط: قدیمی کتب خانہ) جس پر مولوی شمس الحق عظیم آبادی غیر مقلد بہت سیخ پا ہوئے اور دار قطنی کے حاشیے "تعلیق المغنی" میں حضرت سہارنپوری کے متعلق "ولم یعرف المسکین" (اس بیچارے کو پتہ نہیں چلا) جیسے الفاظ لکھ دیئے۔ (تعلیق المغنی: ۱۰/۲ ط: نشر السنۃ ملتان)

علامہ نیموی قائلین جمعہ فی القریٰ کے دلائل کی حقیقت واضح کرنے کے بعد فرماتے ہیں:......

"میں کہتا ہوں یہ وہ آثار ہیں جن کی وجہ سے ایک صاحب، دار قطنی کے حاشیے میں دھوکے میں پڑ گئے اور اسے اثر علیؓ کے معارض سمجھ بیٹھے اور سہارنپور کے ایک ایسے شخص کے بارے میں جو اپنے دور میں شیخ حدیث تھے برے اور غیر مہذب الفاظ ذکر کر گئے۔(التعلیق الحسن ص ۲۳۷) اور پھر اس پر علمی رد کیا۔

ایک دوسری جگہ فرماتے ہیں:......"ثم لایخفی علیك أن هذاالأثر یخالف مازعمه بعض أهل الظاهر الذین سموا أنفسهم بأهل الحدیث "(حواله بالا) یعنی "پھر آپ پر یہ بات مخفی نہ رہے کہ یہ اثر ان بعض اہل ظاہر کے خلاف ہے جو خود کو اہل حدیث کہتے ہیں"۔

اسی طرح ایک جگہ غیر مقلدین کے "التحقیقات العلیٰ" نامی رسالے میں تصحیف کی نشاندہی فرمائی۔(حوالہ بالا)

اعتدال:......علامہ نیمویؒ کا یہ وصف قابل رشک ہے کہ وہ اپنی رائے یا مسلک کی بنیاد پر صحیح کو غلط اور غلط کو صحیح نہیں کہتے، بلکہ جہاں کمزوری دیکھتے ہیں، اگر چہ اس سے اپنی رائے کو نقصان پہنچتا ہو تو اسے واضح فرمادیتے ہیں، گویا ایک مقلد کی حیثیت سے امام کے مذہب پر قائم ہیں، اگر اس مذہب کے اثبات پر صحیح دلیل سامنے نہیں آتی تو ایسی صورت میں ضعیف کو صحیح بنانے کی کوشش نہیں کرتے، یہ اعتقاد رکھتے ہوئے کہ ضروری نہیں کہ امام کے سامنے یہی حدیث ہو، بلکہ ممکن ہے، امام نے کسی صحیح حدیث کی بنیاد پر مذہب قائم کیا ہو، یہ الگ بات ہے کہ اس حدیث تک میری رسائی نہیں ہو پا رہی۔

چنانچہ نماز میں ہاتھ سینے پر رکھنے چاہئیں یا ناف کے نیچے؟ حنفیہ ناف کے نیچے اور شافعیہ ناف سے اوپر ہاتھ باندھنے کے قائل ہیں، عجیب بات یہ ہے کہ دونوں فریق حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کی حدیث سے استدلال کرتے ہیں، شافعیہ کا استدلال ابن خزیمہ کی حدیث سے ہے، جس میں "علی صدرہ" کے الفاظ ہیں اور حنفیہ کا استدلال ابن ابی شیبہ کے بعض نسخوں میں موجود حدیث سے ہے جس میں "تحت السرة" کے الفاظ ہیں۔

علامہ نیموی یہ بات ثابت کرنے کے بعد کہ یہ حدیث مصنف ابن ابی شیبہ کے صحیح نسخوں میں موجود ہے اور ائمہ کرام نے اس کو قوی السند قرار دیا ہے، فرماتے ہیں:

"الانصاف أن هذه الزیادة وان كانت صحیحة لوجودها فی أكثر النسخ من المصنف لكنها مخالفة لروایات الثقات فكانت غیر محفوظة كزیادة علی الصدر فی روایة ابن خزیمة و مع ذلك فیه اضطراب كما مر؛فالحدیث وان كان صحیحا من حیث السند لكنه ضعیف من جهة المتن والله اعلم"(التعلیق الحسن ص۷۸)

یعنی "انصاف کی بات یہ ہے کہ یہ زیادتی اگر چہ مصنف ابن ابی شیبہ کے اکثر نسخوں میں موجود ہونے کی وجہ سے صحیح ہے، مگر ثقہ راویوں کے خلاف ہونے کی وجہ سے ابن خزیمہ میں موجود علی الصدر کی زیادتی کی طرح

غیر محفوظ ہے، جس کی تفصیل پیچھے گزر چکی تو حدیث اگر چہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے، مگر متن کے اعتبار سے ضعیف ہے۔'' واللہ اعلم

شیخ محمد عوامہ حفظہ اللہ نے المصنف کے نسخوں پر اپنی تحقیق کے آغاز میں تفصیلی گفتگو کی ہے، جو پہلی جلد میں صفحہ نمبر ۲۷ سے صفحہ نمبر ۵۶ تک پھیلی ہوئی ہے، تحت السرۃ والی روایت پر بھی محدث موصوف نے تیسری جلد کی تعلیقات میں عمدہ بحث کی ہے، صفحہ نمبر ۳۲۰ تا ۳۲۲ میں محقق نے اس جلد کے شروع میں ان نسخوں کی تصویر بھی لگائی ہے، جس میں یہ اضافہ موجود ہے، مصنف ابن ابی شیبہ کے اس نسخہ کی تصویر کراچی سے ادارۃ القرآن نے بھی شائع کی ہے۔ اسی طرح اخفاء بالتامین کے باب میں علامہ نے حنفیہ کے معروف متدل کو شوافع کے متدل کی طرح مضطرب قرار دیا۔ (آثار السنن حدیث نمبر ۳۷۷، ۳۸۴)

اصولی مباحث:...... مصنف نے تعلیقات میں بعض جگہ اصولِ حدیث سے متعلقہ مباحث ذکر کیے ہیں جو مؤلف کی فنی مہارت کا منہ بولتا ثبوت ہیں۔ ملاحظہ ہو بحث زیارۃ الثقہ (ص ۴۳) توثیق المستور بروایۃ الثقات عنہ (ص ۸۶) اور یہ بحث کہ آیا ''قال'' بمنزلہ ''عن'' ہے؟ (ص: ۱۱۷)

عظیم بشارت:...... علامہ نیموی فرماتے ہیں کہ آثار السنن کی تالیف کے بعد ۱۳۱۸ھ شوال المکرم کے ابتدائی ایام میں ایک رات خواب میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوا، میں نے دیکھا کہ آپ علیہ السلام چارپائی پر تشریف فرما ہیں اور چارپائی کی دوسری جانب چودھویں رات کے چمکتے چاند کی طرح ایک خاتون بیٹھی ہیں۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا: ''اس معزز خاتون سے میرا نکاح کرادو۔'' تو میں ان کی طرف بڑھا اور عرض کیا: میں نے آپ کا حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے نکاح کردیا، اس خاتون نے اس نعمت کے حصول پر مسکراتے ہوئے کہا: میں نے قبول کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اٹھ کھڑے ہوئے، مجھے بلایا اور حجرہ کی طرف تشریف لے گئے، میں بھی آپ کے پیچھے ہولیا اور حجرہ میں داخل ہوگیا، ساتھ ہی میری آنکھ کھل گئی۔

علامہ نیموی فرماتے ہیں کہ اس خواب کی تعبیر جو میں نے لینی تھی لی اور اس پر جیسا مجھ سے ہوسکا میں نے شکر کیا۔

علامہ نیموی کے فرزند مولوی عبدالرشید نے حاشیے پر اس کی تعبیر ذکر کی ہے کہ شاید خوبصورت خاتون سے مراد آثار السنن میں موجود احادیث صحیحہ ہیں اور آپ ؐ کے ارشاد کہ ''میرا اس سے نکاح کرادو'' سے اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ ان احادیث کی نسبت آپ علیہ السلام کی طرف صحیح ہے اور آپ علیہ السلام کے پیچھے جانے اور حجرے میں داخل ہونے اور پھر بیدار ہونے میں اس جانب اشارہ ہے کہ مولف کی وفات قریب ہے، چنانچہ ایسا ہی ہوا اور تھوڑی مدت بعد مولف کا انتقال ہوگیا۔ رحمہ اللہ (حاشیہ عمدۃ العناقید)

گویا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس ناصر دین حنیف کو عالم خواب میں آکر خدمت حدیث کے لئے بیدار فرمایا

تھا، اب اس کی خدمات کی خود ہی تصویب فرمائی۔ واضح رہے کہ خوابوں کی حیثیت مبشرات سے زیادہ نہیں، اس سے کوئی چیز ثابت نہیں کی جاسکتی، ان خوابوں کے ذریعے مومن بندے کے دل کو فرحت واطمینان بخشا جاتا ہے، رہی احادیث کی صحت تو وہ خود علامہ نیموی نے دلائل سے ثابت کردی ہے۔

مطبوعہ نسخے:...... آج کل آثار السنن کے مکتبہ امدادیہ ملتان اور مکتبہ دار الحدیث ملتان سے مولانا فیض احمد کی تحقیق سے شائع ہونے والے نسخے متداول ہیں، شہرت کی وجہ سے ہم نے مکتبہ امدادیہ کے مطبوعہ نسخے سے حوالے درج کیے ہیں۔

حال ہی میں مکتبہ البشریٰ کراچی سے آثار السنن کا نسخہ طبع ہوا ہے، جس کی طباعت دیدہ زیب ہے اور اس میں احادیث کی تخریج کا بھی اہتمام کیا گیا ہے، مگر آثار السنن کی اہمیت کی بنا پر ابھی کچھ کام باقی ہیں، جس کے بعد کتاب کی اہمیت دوچند ہوجائے گی۔

(۱)...... حدیث شریف کے مشکل الفاظ کے معانی...... یہ کام کسی قدر مولانا فیض احمد صاحب نے انجام دیا تو ہے مگر وہ انتہائی کم ہے، اس پر اضافے کی ضرورت ہے۔ (۲)...... درسی ضرورت کو سامنے رکھتے ہوئے ہر باب کے شروع میں بیان مذاہب۔ (۳)...... خصم کی وہ احادیث جن کے جواب سے علامہ نیموی نے تعرض نہیں کیا، ان کا مختصر جواب۔

شروح وحواشی:...... آثار السنن پر خود مصنف نے التعلیق الحسن کے نام سے طویل حاشیہ لگایا ہے اور پھر اس پر تعلیق التعلیق کے نام سے مزید اضافے فرمائے ہیں:

(۲)...... محدث العصر علامہ انور شاہ کشمیری رحمہ اللہ نے آثار السنن پر حواشی لگائے ہیں جس کا تعارف حضرت بنوری نے حسب ذیل کروایا ہے۔

> "جب کتاب کی طباعت مکمل ہوئی تو کتاب لے کر اس کا مطالعہ کیا اور اس پر دلائل، ابحاث، نکات اور فوائد کا اضافہ کیا۔ حضرت کشمیری کبھی اس کے حاشیے پر لکھتے، کبھی کتاب کی سطروں پر جو اس باب کے مناسب ہوتا، مطالعہ کے دوران جب بھی موضوع سے متعلق کوئی بات آتی تو اس کی عبارت نقل کرتے یا حوالہ کی طرف اشارہ اور صفحہ نمبر کے ساتھ نوٹ کرتے، اگر کتاب مطبوعہ ہوتی اور غیر مطبوعہ کتاب ہوتی تو کبھی اس کے الفاظ نقل کرتے، کبھی اشارات کے ساتھ محفوظ کرتے یا کہیں تائید یا تردید نظر آتی تو وہیں لکھ لیتے، یہاں تک کہ کتاب کا صفحہ باریک نقش ونگار کا مرقع بن جاتا، بہرحال اس کتاب کے حواشی میں عمدہ اور عجیب افکار آگئے۔ میں کچھ زمانہ حضرت کے ارشاد پر ان حوالوں اور عبارات کی تخریج میں مشغول رہا، تو ایک صفحہ کی تخریج نے کئی اوراق بھر دیئے، حضرت رحمہ اللہ کی خواہش تھی کہ اگر یہ تخریجات طبع ہوگئیں تو اہل علم کو بہت فائدہ ہوگا۔" (توضیح السنن: ۱/۶۷)

افسوس کہ حضرت کشمیری کے اس حاشیے کا اصل قلمی نسخہ مجلس علمی کراچی اور اس کا فوٹو جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری

ٹاؤن کی لائبریری میں مقفل ہے اور اہل علم کی بے توجہی پر نوحہ کناں ہے۔

حضرت بنوری اس حاشیے سے بکثرت "نقول: قال الشیخ فی تعلیقات الآثار" کہہ کر معارف السنن میں نقل فرماتے ہیں، ملاحظہ ہو معارف السنن جلد ۲ ص ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۸، ۴۲۰، ۲۲۷ وغیرہ

(۳)......توضیح السنن مولفہ مولانا عبدالقیوم حقانی زید مجدھم (دو جلد)

مولانا نے اس شرح میں بڑی تحقیق کے ساتھ اکابر علماء جامعہ حقانیہ، مولانا عبدالحق رحمہ اللہ و دیگر علماء دیوبند کی مباحث کو آثار السنن کے طرز پر جمع کر دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر دے۔

اجازتِ آثار السنن:......علامہ نیموی نے جمعہ ۲۷ جمادی الآخری ۱۳۱۹ھ کو اپنی کتاب آثار السنن، دیگر تالیفات اور جمیع مرویات کی اجازت عامہ ہر اس شخص کو دے دی جو مسلمان ہو اور ان کی زندگی میں حیات ہو اور خاص طور پر اپنے دو بیٹوں محمد عبدالرشید اور عبدالسلام کو۔ (عمدۃ العناقید)

آثار السنن کی تدریس کے حوالے سے چند گزارشات:......

(۱)......پوری کتاب کی تدریس یقینی بنائی جائے، تاکہ طلباء کے سامنے طہارۃ و صلوٰۃ کے حنفی مستدلات آجائیں ورنہ اکثر طلباء دورۂ حدیث کے سال میں بھی اس شبہے کا شکار رہتے ہیں کہ ہمارے مستدلات صحاح ستہ میں بہت کم ہیں۔ (۲)......لمبی تقریروں کے بجائے ہر باب سے احناف کا ایک مستدل زبانی یاد کروانے کا اہتمام کیا جائے جس کی تعداد ڈیڑھ سو (150) سے زائد نہ ہوگی، لیکن یہ مستدلات پھر مسند امام اعظم، مشکوٰۃ اور دورۂ حدیث پھر بعد از فراغت کار آمد ہوں گے۔ (۳)......آثار السنن کو سال کے آخر میں پڑھانے کی بجائے سال کی ابتداء میں پڑھا دیا جائے تو زیادہ مفید ہوگا۔

☆......☆......☆

دماغ افروز

قوت حافظہ اور دماغ کیلئے زبردست اکسیر

دماغ افروز ایسے اصحاب کیلئے جو دماغی محنت کرتے ہوں بہترین نعمت ہے

دماغ افروز دماغ کی خشکی، سر چکرانا، ذہنی ہیجان اور بے خوابی دور کرنے کی جادو اثر دوا ہے۔

دماغ افروز دماغ کی تمام قوتوں میں ایک نئی روح پھونک دیتا ہے۔

دماغ افروز دماغ کی تمام قوتوں میں ایک نئی روح پھونک دیتا ہے۔

دماغ افروز بھوک کو چمکا کر قوت ہاضمہ درست کر کے غذا کو جزو بدن بناتا ہے۔

دماغ افروز زندگی کیلئے کیمیاء ہے، صحت کیلئے اکسیر ہے اور دماغ کیلئے نعمت ہے۔

اگر آپ عینک اتارنے کے خواہشمند ہیں تو یہی کورس 2 ماہ کیجئے

اگر آپ کی قوت حافظہ اور ذہن اچھی طرح کام نہیں کرتا تو بہترین شے جو آپ استعمال کر سکتے ہیں وہ......دماغ افروز ہے۔

پڑھنے والے بچوں کیلئے اور خاص طور پر حفظ کرنے والوں کیلئے خاص تحفہ

حکیم حافظ سید محمد احمد لاہور 0332-8477326 - 042-38477326